الحجّ المبرور لیس له جزاءٌ الاالجنّة (بخاری ومسلم)

حج مقبول کی علامتیں

اور

سفر حج میں جانے اور واپسی کے آداب

سفر حج سے پہلے اور دوران سفر کرنے کے کچھ ایسے کام جن کے کرنے سے حج مقبول نصیب ہوتا ہے ورنہ خطرہ ہے

﴿مرتب﴾

محمد زید مظاہری ندوی

استاذ حدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، وسابق مفتی جامعہ عربیہ ہتوراباندہ

ناشر

ادارہ افادات اشرفیہ دوبگّا ہردوئی روڈ لکھنؤ

پیش لفظ

حج کے سلسلہ میں بے شمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں جن میں اختصار اور تفصیل کے ساتھ حج کے ارکان، شرائط، واجبات، سنن ومستحبات، مکروہات وغیرہ اور حج کرنے کے طریقے بیان کئے گئے ہیں، احقر نے اس مختصر رسالہ میں حج کے ارکان اور اس کے طریقہ کو بیان نہیں کیا، بلکہ سفر حج سے پہلے اور دوران سفر نیز قیام مکّہ ومدینہ (زادھما اللہ شرفا) میں جن باتوں کا لحاظ رکھنا چاہئے اور حج کی قبولیت میں جن کو بڑا دخل ہے صرف ایسے ہی امور کو ذکر کیا ہے، نیز سفر حج سے واپسی کے آداب اور حج مقبول کے علامات بھی ذکر کی ہیں، ان باتوں کی طرف عام طور پر لوگوں کی توجہ کم ہوتی ہے اس لئے احقر نے خاص طور پر اس مجموعہ میں ایسی باتوں کو ذکر کیا ہے، حج سے پہلے اور سفر حج کے درمیان اور سفر حج سے واپسی پر بھی اس مختصر رسالے کا پاس رکھنا اور بار بار اس کا مطالعہ کرنا انشاءاللہ مفید ہوگا۔

اس کے علاوہ احقر نے ایک مفصل رسالہ لکھا ہے "سفر حج سے پہلے مشورہ، استخارہ، توبہ، اخلاص کی ضرورت اور اس کا طریقہ" سفر حج سے پہلے حاجیوں کو اس کا مطالعہ خاص طور پر انشاءاللہ بہت مفید ہوگا۔

اس کے بعد انشاءاللہ طریقۂ حج وعمرہ اور حج بدل کے متعلق بھی آسان زبان میں معتبر کتابوں سے اخذ کر کے مرتب کرنے کی کوشش کروں گا۔

اس رسالہ میں جتنی ہدایات وآداب ذکر کئے گئے ہیں وہ سب حدیث

وفقہ کی معتبر کتابوں سے ماخوذ ہیں جن کے نام یہ ہیں۔

بخاری، مسلم، ترمذی، مسند احمد، فتاویٰ عالمگیری، ارشاد الساری الیٰ مناسک الملا علی القاری، کتاب الایضاح فی مناسک الحج و العمرہ للنووی، غنیۃ الناسک للشیخ محمد حسن شاہ مہاجر مکیؒ، الفقہ الاسلامی و ادلتہ للشیخ وھبۃ الزحیلی، اوضح المسالک الی احکام المناسک للشیخ عبدالعزیز المحمدالسلمان، احکام حج مولفہ مفتی محمد شفیع صاحبؒ، مواعظ تھانویؒ۔

اکثر موقعوں پر حوالے ساتھ لکھ دیئے گئے ہیں، بعض موقعوں پر ضرورت نہ سمجھنے کی وجہ سے حوالہ نہیں دیا گیا، بعض جگہ احقر کی طرف سے تشریحی اضافہ یا تنبیہ ہے وہاں احقر نے اخیر میں ''مرتب'' لکھ دیا ہے۔

اس رسالہ میں ذکر کردہ تمام احکام وآداب حنفی مسلک کے مطابق ہیں، اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے اس کو قبول فرمائے اور نجات کا ذریعہ بنائے۔

محمد زید مظاہری ندوی
استاذ حدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

۱۹ر شوال ۱۴۳۳ھ

muftizaid@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدلله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيدالمرسلين
محمدوعلىٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعين

سفرِ حج سے پہلے کرنے کے کام

(۱) سب سے پہلے حج کرنے کے سلسلہ میں معتبر علماء کرام سے مشورہ کرنا: یعنی حج کی فرضیت اور جواز کے متعلق ان سے مسئلہ معلوم کرنا، اور انتظامی امور کے سلسلہ میں تجربہ کاروں سے مشورہ کرنا۔ (کتاب الایضاح ص۴۵، اوضح المسالک ص۲۳)

(۲) حج سے پہلے استخارہ کرنا، بالخصوص حج نفل اور عمرہ سے پہلے (یعنی دو رکعت استخارہ کی نیت سے پڑھ کر اللہ سے خیر طلب کرنا کہ یا اللہ میرے لئے جو بہتر ہو قلب کو اس پر منشرح کر دے، اس کا طریقہ اور اس کی دعاء اردو کتابوں میں دیکھ لیں، یا کسی عالم سے معلوم کر لیں۔

بجائے استخارہ کے قرآن پاک وغیرہ سے فال نہ نکالے، علماء نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے۔ (غنیۃ الناسک ص۱۶، فتاویٰ عالمگیری ص۲۱۸ ج۱)

(۳) حقوق اللہ کو ادا کرنا: یعنی اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی میں اب تک جو کوتاہی ہوئی ہو مثلاً پندرہ سال کے بعد سے، جو نمازیں اور روزے چھوٹے ہوں ان کی قضا کرنا، جن مالوں کی زکوٰۃ نہیں دی اس کی زکوٰہ ادا کرنا، ان سب کی ادائیگی کا طریقہ علماء کرام سے پوچھ لیں۔ (احکام حج ص۲۳، اوضح المسالک ص۲۵)

(۴) حقوق العباد ادا کرنا: مثلاً کسی کا قرض باقی ہو، یا میراث میں کسی وارث

کا حصہ نہ دیا ہو اس کو ادا کرنا، اسی طرح کسی کا حرام مال یعنی سود وغیرہ لیا ہو یا رشوت لی ہو یا کسی کی چوری اور خیانت کی ہو سب کو واپس کرنا۔ (اوضح المسالک ۲۵)

(۵) اگر اس کی واپسی مشکل ہو اس بنا پر کہ وہ مستحقین مر گئے یا لا پتہ ہوں تو ان کے ورثاء کو وہ رقم ادا کرنا، یہ بھی ممکن نہ ہو تو ان کے نام سے غریبوں کو صدقہ کرنا، فوری طور پر ادائیگی مشکل ہو تو جس قدر ابھی ادائیگی ممکن ہو شروع کر دے، اور آئندہ کا پختہ ارادہ رکھے کہ پوری ادائیگی کروں گا، اور اگر وہ حق والے زندہ ہیں اور دل سے معاف کریں تو بھی کافی ہے۔

(ارشاد الساری ص ۸، احکام حج ص ۲۳، ۱)

(۶) حقوق العباد میں مالی حقوق کے علاوہ جانی حقوق ادا کرنا: مثلاً کسی پر ظلم کیا یا کسی غریب کو ستایا، مارا، حتی کہ بیوی بچوں اور ماتحتوں کو ظلماً مارا، اس سے بھی معافی تلافی کرنا، اور ان کو خوش کرنا، اور اگر ایسے لوگ مر چکے ہوں تو ان کے لئے استغفار اور ایصال ثواب کرنا۔ (اوضح المسالک ۲۵، ارشاد الساری ص ۸)

(۷) اسی طرح حقوق العباد میں عزت کے حقوق بھی ادا کرنا: مثلاً کسی کی غیبت یا چغلی کی ہے، کسی کو بدنام اور ذلیل کیا ہے، کسی کے اعتماد کو لوگوں سے اٹھایا اور لوگوں کی نظروں میں اس کو بے وقعت اور ذلیل کیا ہے، اس نوع کے حقوق کی ادائیگی بھی ضروری ہے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ جس کی غیبت یا چغلی کی ہے اس سے معافی مانگ لے، جس کو تکلیف پہنچائی ہے یا جس کے دل کو صدمہ پہنچایا ہے اس کا دل خوش کر دے، لوگوں کی نگاہوں میں جس کو ذلیل و بے وقعت کیا ہے، اس کے اعتماد کو مجروح کیا ہے تو صرف معافی مانگنا کافی نہیں، بلکہ جس طرح

برائی کر کے اس کو بدنام اور بے وقعت کیا ہے اسی طرح اس کی تعریف اور خوبیاں بیان کر کے اس کو نیک نام بھی کرے، لوگوں کی نگاہوں میں اس کو باعزت اور باوقعت ثابت کرے۔ (اوضح المسالک ۲۴، ۲۵، مواعظ تھانویؒ)

(۸) **معاملات کی صفائی اور وعدوں کو پورا کرنا:** مثلاً بہت سے لوگ اپنے تجارتی اور کاروباری معاملات میں الجھے ہوئے ہوتے ہیں، کسی کو دینا ہے کسی سے لینا ہے، کسی کا وعدہ پورا کرنا ہے، وقت مقررہ پر کسی کا کام کرنا ہے، حج سے پہلے اس نوع کے اپنے تمام معاملات صاف کر لینے چاہئے، کسی سے کوئی وعدہ کر رکھا ہے، مثلاً قانونی طور پر لکھا پڑھی کرنا ہے، رجسٹری وغیرہ کا یا کسی بھی کام کا کوئی وعدہ ہے اس کو معلّق کر کے ہرگز نہ جائے، وعدے کے مطابق کام پورا کر کے جائے، بہت سے لوگ دوسرے کے معاملہ کو معلق کر دیتے ہیں مثلاً زمین کے پیسے لے لئے اور رجسٹری وغیرہ کے لئے اس کو معلق کر رکھا ہے، وہ بیچارہ چکر لگا رہا ہے اور یہ اس کے ہاتھ نہیں لگتے اور اسی حال میں حج کے لئے اڑ جاتے ہیں، یاد رکھئے! وعدہ خلافی اور حقوق العباد میں کوتاہی کے ساتھ حج وعمرہ قبول نہیں ہوگا، (مرتب)

اسی طرح اگر کسی کی امانتیں پاس میں ہوں ان کو بھی واپس کر دے۔

(غنیۃ الناسک)

(۹) **حج سے پہلے توبہ کا اہتمام کرنا:** سفر حج سے پہلے توبہ کا اہتمام بھی ضروری ہے ورنہ حج مبرور نصیب نہ ہوگا، جس کا طریقہ یہ ہے کہ پورے اخلاص کے ساتھ دو رکعت صلوٰۃ التوبہ کی نیت سے پڑھے اور چھوٹے بڑے تمام گناہوں

سے استغفار کرے یعنی اللہ سے معافی مانگے، اپنے گذشتہ گناہوں پر دل سے ندامت ہو اور آئندہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ ہو، اور جو گناہ ایسے ہوں جن کی تلافی کا طریقہ شریعت نے بتلایا ہے اس کو اختیار کرے، مثلاً نمازوں اور روزوں کی قضا، گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ کی ادائیگی، اسی طرح بندوں کے حقوق کی ادائیگی اور معافی وغیرہ۔　　　(غنیۃ ۱۵، احکام حج)

(۱۰)　اخلاص کا اہتمام کرنا: اس کی پوری کوشش کرے کہ حج وعمرہ کے سلسلہ کی پوری کارروائی شروع سے اخیر تک خالص اللہ کے لئے ہو، اس میں شہرت، ریا، دکھلاوے اور بڑائی کا خیال تک دل میں نہ آنے دے، ورنہ ریا کے ساتھ جو عمل کیا جائے گا وہ عنداللہ مقبول تو کیا ایسا کرنے والے شہید اور سخی تک کو گھسیٹ کر اوندھے منہ دوزخ میں پھینک دیا جائے گا، اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

(فتاویٰ عالمگیری ص ۲۳۰ ج ۱، مواعظ تھانویؒ)

(۱۱)　سفر حج کے دوران بکثرت گناہوں میں مبتلا ہونے کے مواقع آتے ہیں پوری کوشش کرے کہ شروع سے اخیر تک صغیرہ وکبیرہ تمام گناہوں سے بچے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حج کامل کے لئے **فَلاَ رَفَثَ وَلاَ فُسُوْقَ وَلاَ جِدَالَ** کی قید لگائی ہے، یعنی دورانِ حج فسق فجور، فحش بے حیائی اور لڑائی جھگڑے کی کوئی بات نہ ہو، اور شیطان اسی کی کوشش کرتا ہے کہ ان میں مبتلا کرکے پورے حج کو برباد کردے، اس لئے دوران سفر تمام قسم کے گناہوں سے بچنے کا خاص خیال رکھے۔　　　(اوضح المسالک)

سفر حج میں ہونے والے گناہوں کی کچھ تفصیل آگے آرہی ہے۔ (اور مستقل

رسالہ میں بھی تفصیل سے انشاءاللہ ذکر کی جائے گی)

(۱۲) ماں باپ کی اجازت کے بغیر حج نفل وعمرہ نہ کرے ان کو راضی کر کے ہی کرے، اور اگر وہ حج فرض سے منع کریں تو ان کی بات نہ مانے۔ (غنیۃ)

(۱۳) مال حرام سے ہرگز حج نہ کرے، اگر کسی کے پاس مشتبہ اور حرام مال ہی ہو، پاکیزہ اور حلال خالص نہ ہو تو اس کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ کسی غیر مسلم سے قرض لے لے، شریعت میں وہ حلال مال سمجھا جائے گا، پھر اپنے اس مشتبہ مال سے اس کا قرض ادا کر دے، ہے تو یہ بھی برا لیکن حج تو صحیح ہو جائے گا۔

(ارشاد الساری ص ۹)

(۱۴) اپنے اساتذہ ومشائخ کو بھی راضی کرے، ان کو خوش کر کے اور ملاقات کر کے حج کو جائے، اگر ملاقات دشوار ہو تو فون، موبائل وغیرہ کے ذریعہ کم از کم سلام کلام کے بعد معافی ودعاء کی درخواست کر دے۔

(۱۵) اپنے اعزہ واقارب اور سسرال والوں کو بھی حتی الامکان خوش کر کے جائے اگر کسی سے ملاقات، سلام کلام بند ہو تو ان سے سلام کلام کر لے، اور اگر کوئی معاملہ ہو تو اس کی صفائی اور معافی تلافی کر لے۔

(۱۶) اپنے گھر والوں بیوی بچوں کو بھی راضی اور خوش کرے اور عورت اپنے شوہر کو راضی اور خوش کرنے کا بہت اہتمام کرے، عورت کے لئے حج نفل شوہر کی مرضی کے بغیر جائز نہیں۔ (کتاب الایضاح ص ۵۰ وغنیۃ)

(۱۷) سفر حج سے پہلے حج کے ارکان وآداب اور اس کا طریقہ سیکھنے کی پوری کوشش کرے، اس سلسلہ کے ضروری مسائل بھی معلوم کرے، اور سفر حج میں کوئی

معتبر کتاب کسی معتبر عالم سے دریافت کر کے ساتھ رکھے اور اس کو برابر دیکھتا رہے، محض دوسروں کی دیکھا دیکھی کوئی عمل نہ کرے اگرچہ وہ مکہ مدینہ ہی کے باشندے کیوں نہ ہوں۔ (غنیۃ ص ۱۶ وغیرہ)

(۱۸) کوشش کرے کہ اس کے سفر کا آغاز جمعرات یا دوشنبہ کی صبح کو ہو، یہ نہ ہو سکے تو پھر جمعہ کے دن بعد جمعہ، آج کل سواری غیر اختیاری ہوتی ہے اس لئے اگر جمعرات یا دوشنبہ کا دن نصیب ہو جائے تو سنت کی نیت کر لے ورنہ کوئی حرج نہیں۔ (ارشاد الساری ص ۱۰، وکذا فی الدر، غنیۃ ص ۱۷)

(۱۹) رخصت ہوتے وقت سب سے ملاقات کرے، اپنے قصوروں، کوتاہیوں کی معافی مانگ لے اور سب سے دعاء کی درخواست کرے، اور لوگ بھی اس سے دعاء کی درخواست کریں اور مصافحہ کر کے اس کو رخصت کریں، اور یہ دعاء پڑھیں، اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ، عورتیں بے پردہ ایسے موقع پر ہرگز نہ آئیں، نہ فوٹو وغیرہ کھچوائیں۔

(غنیۃ، اوضح المسالک)

(۲۰) سواری کو برا بھلا نہ کہے (غنیۃ ص ۱۸)

آج کل کی سواری ابتداء میں کار، بس، ٹرین وغیرہ ہوتی ہے پھر ہوائی جہاز کا سفر ہوتا ہے اگر وہ لیٹ ہو تو اس سواری کو اور سواری سے متعلقہ افراد کو بھی برا بھلا نہ کہے، بہت زیادتی ہو تو مناسب انداز میں ذمہ داروں تک اطلاعِ حال کی نیت سے شکایت کر دے تاکہ دوسرے حاجیوں کو تکلیف نہ ہو۔ (مرتب)

(۲۱) حدیث پاک میں رات کے سفر کی ترغیب آئی ہے، علماء نے رات میں

سفر کو مستحب لکھا ہے۔　　(ابوداؤد، حاکم، کتاب الایضاح ص ۶۴)

لیکن آج کل سواری اپنے اختیار میں نہیں ہوتی، اگر رات کو سفر کی نوبت آجائے، یا آمد ورفت میں رات کو سفر کرنا پڑے، یا جہاز کے انتظار میں رات کو کافی جاگنا پڑ جائے تو یہ سب سفر ہی میں شمار ہوگا، اس سے تنگ دل اور رنجیدہ نہ ہو، یہ سمجھ کر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے سفر کو پسند فرمایا ہے، اس تصور واستحضار سے ثواب کی امید رکھنا چاہئے اور خوش ہونا چاہئے۔ (مرتب)

(۲۲) سفر میں اگر کسی وجہ سے تاخیر اور اکتاہٹ ہو رہی ہو، وقت نہ کٹ رہا ہو تو سفر میں وقت کاٹنے کے لئے جائز اور مباح اشعار، نغمے ترنم سے پڑھنے اور سننے کی بھی اجازت ہے، بشرطیکہ کسی ناجائز کام کا ارتکاب نہ ہو، مثلاً عشقیہ گانے سننا، یا نغمے اور اشعار تو فی نفسہ جائز ہوں لیکن پڑھنے والی عورتیں، یا جوان لڑکیاں ہوں تو یہ سب ناجائز اور حرام ہے۔　　(غنیۃ ص ۱۸، ومواعظ تھانویؒ)

البتہ موبائل وغیرہ کے ذریعہ مباح اشعار نظمیں وغیرہ سننا جائز ہے، حمد ونعتیہ کلام سننا افضل ہے۔ (مرتب)

(۲۳) آج کل جہاز میں ٹی وی میں جو پروگرام دکھلاتے ہیں اس میں جوان لڑکیاں ہوتی ہیں، فحش پروگرام ہوتے ہیں، بے پردگی کے ساتھ اشتہار اور خبریں بھی نشر ہوتی ہیں ان سب کو دیکھنا اور سننا اور اس کی طرف توجہ کرنا بھی ناجائز ہے، اس سے پورا پرہیز کرے۔

(۲۴) اسی طرح ہوائی جہاز کے سفر میں قدم قدم پر جوان لڑکیاں سیٹوں پر بٹھانے کے لئے، رہنمائی کرنے کے لئے، پانی وغیرہ پلانے کے لئے مقرر ہوتی

ہیں، حتی الامکان ان کی طرف نظر کرنے سے بھی بچے، ان کی طرف مخاطب نہ ہو، جہاز کے پروگرام کے تحت وہ کچھ سکھاتی اور بتاتی بھی ہیں کہ اگر جہاز گرنے لگے تو کیا کرنا چاہیئے؟ وہ جوان لڑکیاں اپنے ہاتھوں کو حرکت دے کر مختلف انداز سے سمجھاتی اور بتاتی ہیں، وہ بے پردہ ہوتی ہیں، ان پر شہوت اور لذت کی نگاہ پڑ سکتی ہے ان کو بھی نہ دیکھے، یہ شرعی ضرورت میں داخل نہیں ہے کیونکہ معصیت کا ارتکاب اور اس کا نقصان یقینی ہے اور خطرہ محض موہوم، غیر یقینی اور بعید تر، ایسے موہوم خطرہ کے لئے یقینی معصیت کی اجازت نہیں ہو سکتی، اس کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ (مرتب)

(۲۵) سفر حج یا عمرہ کے لئے جب گھر سے نکلے تو گھر میں پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھ لے، پہلی رکعت میں **سورہ کافرون**، دوسری میں **سورہ اخلاص** پڑھے اور پھر **آیت الکرسی** اور **لایلاف قریش** پڑھ کر گھر سے نکلے، اسی طرح گھر سے نکل کر مسجد جائے اور وہاں بھی دو رکعت نفل نماز پڑھے، یہ دونوں نمازیں علیحدہ علیحدہ پڑھی جائیں گی۔ (کتاب الایضاح ص ۲۰، غنیۃ ص ۱۷)

اس موقع پر ماثور دعاؤں کے پڑھنے کا خاص طور پر اہتمام کرے، گھر سے نکلنے کی دعاء، سفر میں جانے کی دعاء، سواری پر سوار ہونے کی دعاء لوگوں کو رخصت کرنے کی دعاء وغیرہ اہتمام سے پڑھے، یاد نہ ہو تو کتاب سے دیکھ کر پڑھ لے۔ (غنیۃ وغیرہ)

(۲۶) سفر حج شروع کرتے وقت اسی طرح گھر سے رخصت ہوتے اور ایئر پورٹ پہنچانے کے وقت بہت سے گناہ اور منکرات ہوتے ہیں ان سب سے بچنے کی کوشش کرے اور اس میں کسی رشتہ دار یا غیر رشتہ دار کی ناراضگی کی پرواہ

نہ کرے، مثلاً حاجی کو پہنچانے کے لئے عورتوں کا ایرپورٹ جانا جس میں کثرت سے بے پردہ اور جوان عورتیں اور لڑکیاں ہوتی ہیں، بن سنور کر آتی ہیں، حاجی صاحب لوگوں سے ملاقات کرتے ہیں، مروت میں جوان لڑکیوں عورتوں سے بھی بے ضرورت ہمکلام ہوتے ہیں، تصویر کشی ہوتی ہے فلم سازی ہوتی ہے، پھولوں کے ہار پہنا کر حاجی صاحب کو سجایا جاتا ہے، شریعت نے ان سب باتوں کو ناپسند کیا ہے اور بہت سی باتوں کو ناجائز اور حرام بھی قرار دیا ہے اس لئے ان سب باتوں سے پرہیز کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام ایسا نہ کرتے تھے۔

ایسے موقع پر دعوت کا بھی اہتمام نہ کرے کیونکہ یہ دعوت کوئی مسنون اور مستحب نہیں ہے اور عموماً ایسی دعوتوں میں ہجوم اور ملاقاتیوں کی کثرت اور انتظامی مشغولی کی وجہ سے حج کی جیسی فکر اور تیاری کرنا چاہئے اور اس موقع پر اپنے وقت کو جن ضروری کاموں میں صرف کرنا چاہئے ان میں نہ کر کے دوسرے فضول کاموں میں وقت ضائع ہوتا ہے، اور عموماً ایسی دعوتوں میں تکرار، شکایتیں فرائض میں کوتاہی، نماز سے غفلت، بے پردگی وغیرہ ہوتی بھی ہے، اس لئے اس دعوت کو بالکل حذف کر دینا چاہئے، وہی پیسہ حقوق العباد کی ادائیگی میں یا صدقہ نافلہ اور غریبوں کی مدد میں اللہ کی رضا کے واسطے کیا جائے، یا مدینہ پاک پہنچ کر غریبوں کو صدقہ کیا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ بھی حج کے موقع پر حج کی مناسبت سے کبھی دعوت نہ کرتے تھے، تو ہم کیوں اس میں پیسہ خرچ کریں، لوگوں کی ناراضگی کی پرواہ کئے بغیر اس کو حذف کر دیں، انشاءاللہ فائدے میں رہیں گے۔ (مرتب)

(۲۷) مستحب یہ ہے کہ اپنے ساتھ اِن دس چیزوں کو بھی لے کر جائے سرمہ دانی، آئینہ، کنگھا، مسواک، قینچی، چھری (چاقو) استرہ (بال صاف کرنے کی مشین) عصا (چھڑی) سوئی دھاگا۔ (ارشادالساری ص۱۰)

(۲۸) کوشش کرے کہ اپنے سفرِ خرچ سے کچھ زائد رقم اور زادراہ لے کر جائے اور موقع پڑنے پر حج میں محتاجوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرے، صدقہ نافلہ وہاں جا کر بھی کرے، کبھی خود بھی ایسے حالات پیش آجاتے ہیں کہ پیسوں شدید ضرورت پیش آتی جاتی ہے۔ (ارشادالساری ص۱۰ غنیۃ ص۱۷)

(۲۹) اگر وہاں پر کوئی محتاج سائل نظر آئے تو اس کو ذلیل نہ کرے، دل میں حقیر نہ سمجھے، بے وقعت نہ کرے، جھڑ کے نہیں، یہ نہ کہے کہ جب انتظام نہ تھا تو کیوں حج کرنے چلے آئے، خود انشراح ہو تو مدد کر دے، ورنہ مناسب الفاظ میں معذرت کر دے، اور دعائیہ کلمات کہہ دے۔ (غنیۃ)

(۳۰) حتی الامکان اس کی کوشش کرے کہ رفقاء سفر، اسی طرح مکہ مدینہ وغیرہ میں جہاں قیام ہو وہاں ایسے رفقاء میسر ہوں جو نیک اور صالح ہوں کہ اگر کوئی بات یہ بھول جائے تو اس کو یاد دلا دیں، کوئی غلط کام کرے تو اس کو منع کر دیں، بے صبری و پریشانی کا موقع ہو تو اس کی مدد کریں اور صبر کی تلقین کریں، یعنی اس کے خیر خواہ اور ہمدرد ہوں۔ (غنیۃ الناسک ص۱۶، الایضاح ص۵۷)

(۳۱) اگر صالح دیندار علماء و مشائخ کے ساتھ سفر حج نصیب ہو جائے تو بہت بہتر اور بڑی نعمت ہے، اس کی بڑی اہمیت اور بڑے فضائل و فوائد ہیں۔ (ارشادالساری ص۱۰)

(۳۲) رفقاءِ سفر یعنی جن کے ساتھ سفر ہو رہا ہے وہ بجائے اقارب اور رشتہ

داروں کے اجانب ہوں تو زیادہ بہتر ہے، علماء نے یہی تحریر فرمایا ہے، کیونکہ اپنوں سے بسا اوقات بدمزگی اور شکایت و رنج کی نوبت آجاتی ہے اور اجنبیوں میں اس کا احتمال کم ہوتا ہے۔ (غنیۃ الناسک ص۱۶)

(۳۳) توشتہ اور کھانے پینے میں حتی الامکان شرکت سے بچے، اپنا معاملہ بالکل علیحدہ رکھے اور آزادی سے رہے، نہ کسی کا پابند بنے نہ بنائے، کیونکہ شرکت میں بسا اوقات تکلیفیں اور شکایتیں ہوجاتی ہیں، بسا اوقات ناجائز کام ہوجاتے ہیں، الا یہ کہ سب کے مزاجوں میں بہت وسعت اور بے تکلفی ہو، اور شکایت و تکلیف کا خطرہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (غنیۃ الناسک ص۱۷)

(۳۴) گھر سے جو توشہ (کھانے پینے کا سامان وغیرہ) لے جائے تو اپنی ضرورت سے کچھ زیادہ لے جائے اور عمدہ لے جائے تا کہ وقت پڑنے پر دوسروں کی بھی مدد کرسکے اور وہاں پر رہ کر بھی سخاوت کرے۔ (غنیۃ الناسک)

(۳۵) وہاں رہتے ہوئے زیادہ عمدہ اور لذیذ کھانوں، نفیس چیزوں اور عیش پرستی کے سامانوں کے پیچھے نہ پڑے، کھانے پینے میں تلوّن، اور برتنے کی چیزوں میں تزیین و تحسین یعنی زینت و عیش پرستی سے بچنے کی کوشش کرے، تواضع اور سادگی کو اختیار کرے، رزق حلال کا اہتمام کرے (مشتبہ اور مشکوک گوشت سے بھی احتیاط کرے) بہت زیادہ پیٹ بھر کر کھانا نہ کھائے۔ (غنیۃ الناسک ص۱۷)

(۳۶) دوران سفر، اور وہاں پر قیام کی مدت میں بھی فضول کلام اور جائز و مباح باتوں سے، اسی طرح موبائل اور ٹی وی وغیرہ میں بھی فضول اور ناجائز پروگراموں کے دیکھنے سننے سے پورا پرہیز کرے، مکہ مکرمہ میں تلبیہ اور مدینہ طیبہ

میں صلوٰۃ وسلام کی کثرت رکھے۔　(غنیۃ وغیرہ)

(۳۷)　پورے سفر میں اور وہاں رہتے ہوئے بھی ہر موقع اور ہر کام میں تواضع وعبدیت اختیار کرے، یعنی گفتگو اور بات چیت میں بھی، کھانے پینے میں بھی، اور لباس و پوشاک اور سواری میں بھی تواضع اختیار کرے، بہت عمدہ کی فکر نہ کرے، راحت کے اسباب تو اختیار کرے زینت اور عیش کی فکر نہ کرے۔(غنیۃ)

(۳۸)　تجارت کی نیت سے سفر نہ کرے، خرچ میں اگر تنگی ہوگئی ہو، اور ضرورت پیش آگئی تو ضمنی طور پر تجارت کرنے اور اس نیت سے سامان خرید لینے میں بھی کوئی حرج نہیں، نہ اس سے ثواب کم ہوگا، لیکن افضل یہی ہے کہ یہ بھی نہ کرے، البتہ اگر سفرِ حج تجارت کی نیت سے کرے گا تو غلط اور ممنوع ہوگا۔　(غنیۃ)

(۳۹)　وہاں جا کر سامان خریدنے میں کوئی حرج نہیں لیکن دکانداروں سے زیادہ مول بھاؤ نہ کرے، یعنی قیمت کم کرانے میں زیادہ کھینچا تانی نہ کرے، پیچھے نہ پڑ جائے، الا یہ کہ تنگی ہو تو نرمی سے کم کرانے میں کوئی حرج نہیں، یہی مسئلہ سواری ٹیکسی وغیرہ کرایہ پر لینے کا ہے، کہ کرایہ کم کرانے میں زیادہ کھینچا تانی نہ کرے، تنگی ہو تو نرمی اور ادب سے کہہ دے۔　(غنیۃ الناسک ص ۱۸)

(۴۰)　سواری جو کرایہ پر لی ہو اس میں جتنا سامان رکھنے کی اجازت ہو اتنا ہی سامان لادے، اس سے زیادہ سامان لادنے کی اجازت نہیں، یہی مسئلہ ہوائی جہاز پر سامان لانے اور لے جانے کا ہے کہ قانون کے خلاف زیادہ سامان لادنے اور لانے کی اجازت نہیں کیونکہ شریعت میں یہ اجارہ کا معاملہ ہے، جتنا طے اور قانون ہو اس کے خلاف کرنا عقد اجارہ کے تقاضے کے خلاف اور شرعاً

ناجائز ہوگا، اس لئے اس سے بھی احتیاط کرنا چاہئے۔ (غنیۃ الناسک ص۱۶)

(۴۱) پیدل کے مقابلہ سواری پر سوار ہوکر حج کرنا افضل ہے، لیکن وہاں رہ کر محض تلذّذ وتنزّہ یعنی سیر وتفریح اور گھومنے پھرنے ٹہلنے کے لئے سواریوں پر سوار ہونا ممنوع ہے۔ (غنیۃ الناسک ص۱۷)

البتہ تاریخی مقامات اور مقاماتِ مقدسہ مثلاً مسجد قباء، غزوہ خندق وغیرہ کے موقع پر جانا، جہاں جانے کی فضیلت ہے یا وہاں جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نگاہوں کے سامنے آجاتی ہے، دل میں رقت طاری ہوتی ہے، ایمانی قوت میں اضافہ ہوتا ہے، عبرت ہوتی ہے اس نیت سے جانے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ خلاف شرع کوئی کام نہ کرے۔ (مرتب)

(۴۲) پورے سفر میں حتی الامکان باوضو رہنے کی کوشش کرے، اور باوضو سونے کی کوشش کرے۔ (غنیۃ وغیرہ)

(۴۳) پورے راستہ اللہ کا تصور رکھے اور اللہ سے ڈرتا رہے، تمام گناہوں سے بچتا رہے۔ (غنیۃ)

(۴۴) پورے سفر میں ذکر اور دعاء کا اہتمام کرے، اس بات کو پیش نظر رکھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مسافر کی دعاء قبول ہوتی ہے، لہٰذا خوب جی لگا کر دعاء کرے۔ (غنیۃ)

(۴۵) پورے سفر میں سنجیدگی قناعت اور وقار کو برقرار رکھے، بے حیائی بے شرمی، فضول گوئی، بدکلامی سے پرہیز کرے۔ (غنیۃ)

(۴۶) راستہ میں غصہ گرمی، سخت کلامی سے بچے، ملازمین، ماتحتوں اور

کارکنوں سے بھی نرمی سے پیش آئے۔(غنیۃ)

مخاصمہ ومخاشنہ ومزاحمۃ ومباحثہ، یعنی جھگڑے، ترش روئی طنز مزاجی، اکھڑ پن اور مٹ بھڑ، بحث مباحثہ اور تکرار سے بچے، مثلاً سواری میں سوار ہونے، پانی لینے بھرنے وغیرہ میں، اسی طرح ارکانِ حج کے ادا کرنے میں مزاحمت سے بچے، سکون کو اختیار کرے۔(غنیۃ)

(۴۷) جب کسی منزل پر پہنچے، اترے یا کوچ کرے تو بیٹھنے سے قبل دو رکعت نفل پڑھ لے۔ (غنیۃ)

(۴۸) بلندی پر چڑھنے کی نوبت آئے تو **الله اکبر** کہے، نیچے حصہ میں اترے یا سواری سے نیچے اترے تو **سبحان الله** کہے۔ (غنیۃ)

(۴۹) سفر میں کئی لوگ ساتھ ہوں تو ان کے ساتھ رہے، علیحدہ نہ ہو، ان میں کسی کو امیر مقرر کر لے اور اس کی بات مانے۔ (غنیۃ)

(۵۰) عام راستہ میں یعنی لوگوں کے گذرنے کی جگہ میں پڑاؤ نہ ڈالے، نہ لیٹے، نہ بیٹھے، نہ سامان رکھے، اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، آپ نے فرمایا جو لوگوں کو مشقت میں ڈالے اللہ اسے مشقت میں ڈالے۔ (غنیۃ)

(۵۱) سفر میں کتّا، گھنٹہ ساتھ نہ ہونا چاہئے، جن کے ساتھ ہو ان کے ساتھ سفر نہ کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، آپ نے فرمایا کہ ایسی جماعت کے ساتھ فرشتے نہیں ہوتے۔ (غنیۃ، الایضاح ص ۶۷)

اسی سے سمجھ لینا چاہئے کہ جب گھنٹہ رکھنے سے آپ نے منع فرمایا تو

گانا باجہ سننے کی اجازت کیسے ہوگی؟

(۵۲) جب کسی منزل میں اترے تو یہ دعاء پڑھے:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

اور جب رات ہوجائے، تاریکی چھاجائے تو یہ دعاء پڑھے:

یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّکِ وَشَرِّ مَا فِیْکِ وَشَرِّ مَا خَلَقَ وَشَرِّ مَا یَدِبُّ عَلَیْکِ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَاَسْوَدَ وَالْحَیَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاکِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ.

جب کبھی خطرناک حالات ہوں، یا کسی دشمن وغیرہ سے یا کسی خاص جماعت وحکومت اور پولیس وغیرہ سے خطرہ ہو یا کسی قسم کا بھی خوف وخطرہ یا رنج وغم ہو تو اس وقت یہ دعائیں پڑھے:

لَا اِلٰــهَ اِلَّا اللّٰــهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْم ، اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ،

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ.

(بخاری، مسلم، ترمذی، کتاب الایضاح ۵۲۰ اوضح المسالک ۳۲)

(۵۳) اگر اللہ اتنی استطاعت دے کہ بیوی کے ساتھ حج کرے تو ایسا کرنا بہتر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کے ساتھ حج فرمایا تھا۔

(۵۴) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ بھی خوب کثرت

سے پڑھے کیونکہ یہ کلمے اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں اگر چہ حج میں ان کی تخصیص نہیں۔ (کتاب الایضاح ۵۲۱)

(۵۵) اس طرح ممکن ہو تو روزانہ صلوٰۃ التسبیح کا بھی اہتمام کرے اگر چہ حج کے زمانہ میں اس کی بھی تخصیص نہیں لیکن ایسے موقعے بار بار کہاں ملیں گے۔(مرتب)

سفر حج سے واپسی کے آداب

جس طرح سفر حج شروع کرنے کے آداب ہیں، اسی طریقہ سے سفر حج سے واپسی کے بھی کچھ آداب واحکام ہیں جن کو ہمارے علماء، فقہاء و محدثین نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں تحریر فرمایا ہے، ان آداب کا بھی لحاظ رکھنا چاہئے، بہت سے حضرات سفر حج میں جاتے ہوئے تو احکام وآداب کو معلوم کرنے کی اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن سفر حج سے واپسی میں ان کو اپنے وطن اور گھر جانے کا ایسا اشتیاق ہوتا ہے کہ اس وقت احکام وآداب کا کچھ لحاظ نہیں کرتے، اس لئے مناسب ہے کہ سفر حج سے واپسی کے سلسلہ کے احکام وآداب کو بھی معلوم کرنا چاہئے اور ان کے مطابق ہی عمل کرنا چاہئے، ہم اختصار کے ساتھ یہاں چند آداب ذکر کرتے ہیں۔

(۱) مدینہ پاک سے رخصتی کے وقت مسجد نبوی میں جا کر نماز پڑھے اور دعاء کرے، بہتر یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلیٰ یا ممبر کے قریب نماز پڑھے، روضہ اقدس میں حاضری دے کر ادب سے صلوٰۃ وسلام پڑھے، اور رونے

کی کوشش کرے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعاء کرے۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ ھٰذَا آخِرَ الْعَھْدِ بِنَبِیِّکَ وَمَسْجِدِہٖ وَحَرَمِہٖ وَیَسِّرْلِیْ الْعَوْدَ اِلَیْہِ وَالْعُکُوْفَ لَدَیْہِ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ، وَرُدَّنَا اِلٰی اَھْلِنَا سَالِمِیْنَ، غَانِمِیْنَ، بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

اگر رونا نہ آئے تو بتکلف رونے کی کوشش کرے، اور بہت حسرت وغم کے ساتھ وہاں سے رخصت ہو، (غنیۃ الناسک ص۲۲)

(۲) مناسب ہے کہ اس وقت بھی وہاں کے لوگوں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب وجوار کے لوگوں پر صدقہ کرے۔

(۳) جو مسنون دعائیں سفر سے واپسی کی منقول ہیں ان کے پڑھنے کا اہتمام کرے۔

(۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تو ہر بلندی پر تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے، پھر یہ دعاء پڑھتے۔

لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر، آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ

(بخاری ومسلم)

مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ (مکہ مکرمہ سے حج سے واپسی پر) مدینہ کے قریب پہنچ کر آپ یہ دعاء پڑھتے اور مدینہ پہنچنے تک برابر پڑھتے رہتے،

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُ وْنَ ، (مسلم عن انس)

اس لئے اپنے وطن واپسی تک ہم کو بھی اس دعاء کا اہتمام کرنا چاہیے (الایضاح ۵۱۳)

(۵) سنت یہ ہے کہ سفر حج سے واپسی میں اچانک گھر نہ پہنچ جائے بلکہ پہلے گھر والوں کو کسی ذریعہ سے اطلاع کردے۔ (الایضاح ص ۵۱۴)

آج کل تو اطلاع موبائل وغیرہ کے ذریعہ بہت آسان ہے، بلکہ آج کل تو نظام کے تحت پہلے ہی سے واپسی کا وقت بالکل طے ہوتا ہے، لیکن اس کے باوجود اتباع سنت میں اطلاع کرنا افضل ہے، اگر نظام تبدیل ہوجائے یا فلائٹ لیٹ یا کینسل ہوجائے تو اس کی بھی اطلاع کردے۔

(۶) اور اپنے شہر اور وطن کے قریب جب پہنچے تو یہ دعاء پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ اَهْلِهَا وَخَیْرَ مَافِیْهَا

(ترجمہ) اے اللہ میں آپ سے اس بستی اور بستی والوں کے خیر کا اور اس بستی میں جو خیر ہے اس کا سوال کرتا ہوں۔

اور مستحب ہے کہ یہ دعاء بھی پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَّنَا بِهَا قَرَاراً وَّرِزْقًا حَسَناً اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَا هَا ، وَاَعِذْنَا مِنْ وَّبَالِهَا ،وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَهْلِهَا ، وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَهْلِهَا اِلَیْنَا

(کتاب الاذکار، وکتاب الایضاح ص ۵۱۴)

ترجمہ: اے اللہ ہم کو اس بستی میں قرار و سکون عطا فرما اور اچھا رزق عطا فرما، اور اس بستی کے ثمرات و فوائد ہم کو عطا فرما اور اس بستی کے وبال سے ہم کو

بچائیے اور اس بستی کے باشندوں کی نگاہوں میں ہم کو محبوب بنا دیجئے اور اس بستی کے نیک لوگوں کا ہم کو محبوب بنا دیجئے۔

(۷) واپسی میں کوشش یہ ہو کہ رات کے وقت گھر داخل نہ ہو بلکہ صبح یا چاشت کے وقت یا پھر دن کے اخیر میں داخل ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہی تھی۔ (غنیۃ الناسک ص ۳۱۰ بحوالہ مسلم الایضاح ص ۵۱۴)

لیکن آج کل سواریاں اپنے اختیار کی نہیں ہوتیں، اس لئے صبح یا شام کے وقت داخلہ نصیب ہو جائے تو سنت کی نیت کر لے، ورنہ کوئی حرج نہیں۔

(۸) اپنے وطن پہنچے تو سنت یہ ہے کہ پہلے مسجد میں داخل ہو اور دو رکعت نفل پڑھے اور گھر میں داخل ہو کر پھر دو رکعت نفل پڑھے اور خوب دعاء کرے، اللہ کا شکر ادا کرے کہ اس نے حج جیسی عبادت کی تکمیل کی توفیق دی اور صحیح سالم وطن واپسی کی توفیق نصیب فرمائی اور یہ دعاء پڑھے:

تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا. (غنیۃ ۲۱۰ الایضاح ۵۱۵)

(۹) لوگوں کے لئے مستحب یہ ہے کہ حج سے واپس آنے والے حاجی سے سلام اور مصافحہ کریں اور اس وقت یہ دعاء بھی پڑھیں:

قَبِلَ اللّٰهُ حَجَّكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَاخْلَفَ نَفَقَتَكَ

(الایضاح عن ابن عمر ص ۵۱۵)

(ترجمہ) اللہ تمہارے حج کو قبول کرے، تمہارے گناہوں کو معاف کرے، اور تمہارا جو خرچ ہوا ہے اس کا بدل تمہیں عطا کرے۔

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ

وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ (حاکم)

(ترجمہ) اے اللہ حاجی کی مغفرت فرما اور حاجی جس کے لئے مغفرت کی دعاء کرے اس کی بھی مغفرت فرما۔

اس لئے مستحب یہ ہے کہ حاجی کی آمد پر اس سے دعاء کرائی جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْاَنْ يَسْتَغْفِرَلَکَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتَهُ فَاِنَّهُ مَغْفُوْرٌ لَهُ (مسند احمد)

(یعنی جب حاجی سے ملاقات ہو تو اس سے سلام ومصافحہ کرو اور اس کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اس سے اپنی مغفرت کی دعا کراؤ کیونکہ اس کی مغفرت ہو چکی ہے) (تعلیم الدین)

تنبیہ : حج سے واپسی پر حج کی مناسبت سے دعوت وغیرہ کرنا سنت نہیں ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے بھی منقول نہیں، نہ علماء وفقہاء نے اس کا تذکرہ کیا ہے اس لئے اس کے اہتمام کی ضرورت نہیں۔ (مرتب)

بعض فقہاء نے تحریر فرمایا ہے کہ بعض علاقوں میں حاجی کی آمد پر اس کے اعزاز میں اس کی قدموں پر بکرا وغیرہ ذبح کرتے ہیں، اس کا گوشت کھانا بالکل حرام ہے، اگر چہ اس پر ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھا گیا ہو، اور حاجی کی آمد پر جشن کے طور پر اس کا شاندار استقبال کرنا، اور اس کے مراسم ادا کرنا جس میں نمود کی دعوت بھی شامل ہے، ریا ہے، جو اخلاص فی العبادۃ کے منافی ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔ (الفقہ الاسلامی وادلتہ ص ۳/ ۲۴۱۶)

حج مقبول کی علامتیں

حدیث پاک میں حج مبرور یعنی حج مقبول کی بڑی فضیلت آئی ہے، ،اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے،اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہو،ایک روایت میں ہے کہ حج مبرور کی جزاءسوائے جنت کے کچھ نہیں یعنی جنت اس کے لئے واجب ہوگئی ،ایسے ہی حاجی کے متعلق حدیث میں آیا ہے کہ جب وہ حج کر کے واپس آئے ،اس کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اس سے دعاء کراؤ اس کی دعاء قبول ہوتی ہے،لہٰذا ہر حاجی کی شروع سے یہ کوشش ہونی چاہئے کہ اس کو حج مبرور نصیب ہوجائے ۔حج مبرور کے لئے جو باتیں ضروری اور بمنزلہ شرائط کے ہیں ان کی کچھ تفصیل ماقبل میں گذر چکی ، یہاں پر ہم حج مبرور کی چند علامتیں ذکر کرتے ہیں جن کو فقہاء ومحدثین نے ذکر کیا ہے جن کے ذریعہ آپ خود اپنے متعلق فیصلہ کر سکتے ہیں کہ مجھے حج مبرور نصیب ہوا یا نہیں ،اور میرا حج عنداللہ قابل قبول ہوا یا نہیں اور ہم مغفور ومرحوم ہوئے یا نہیں؟

(۱) حج مبرور مقبول کے لئے سب سے پہلی بنیادی چیز یہ ہے کہ پاکیزہ اور حلال مال سے حج کیا ہو ورنہ ہرگز حج مقبول نہ ہوگا ،حدیث پاک میں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص مال خبیث یعنی مال حرام سے حج کرتا ہے تو سواری پر سوار ہوتے وقت جب کہتا ہے **لبیک اللھم لبیک** تو اس کے جواب میں آسمان سے ایک منادی یعنی فرشتہ (اللہ کی طرف

سے) کہتا ہے **لالبیک وسعدیک ،زادک حرام ، ونفقتک حرام ، وحجتک مازور غیر مبرور۔** (طبرانی)

یعنی تمہارا تلبیہ تلبیہ نہیں ،تمہاری حاضری قبول نہیں ،تمہارے لئے سعادت اور نیک بختی نہیں ،تمہارا توشہ حرام ،نفقہ حرام ،تمہارا حج مقبول نہیں ،تمہارا حج تمہارے لئے مصیبت اور وبال جان ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی مال حرام سے حج کرنے سے حفاظت فرمائے۔

اسی لئے علماء وفقہاء نے لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس پاکیزہ حلال مال نہ ہو تو اس کو حج کے لئے کم ازکم حلال مال کا انتظام کرلینا چاہئے ، گو کسی غیر مسلم سے غیر سودی قرض لے لے اور پھر اپنے اس مال سے قرضہ ادا کردے۔(احکام حج)

غلط یہ بھی ہے لیکن اس کا حج تو مقبول ہوجائے گا۔الغرض حلال اور پاکیزہ مال کے بغیر حج مبرور نہیں ہوسکتا ،اب ہر حاجی خود اپنے متعلق فیصلہ کرلے۔

(۲) حضرت امام نووی تحریر فرماتے ہیں: صحیح بات یہی ہے کہ حج مبرور وہ حج کہلاتا ہے جو تمام قسم کے منکرات ومعاصی سے خالی ہو۔(کتاب الایضاح ص ۴۳)

یعنی حاجی اپنے حج میں شروع سے اخیر تک تمام قسم کے گناہوں سے خواہ وہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ سب سے بچے ،جس حج میں گناہوں کی ملاوٹ نہ ہو بس وہی حج مقبول ہے،اللہ تعالیٰ ہم سب کو حج مبرور نصیب فرمائے۔

شیطان بڑا ہوشیار ہے،اس کی پوری کوشش یہ ہوتی ہے کہ حاجی کا پورا

وقت اور پیسہ خرچ ہو جائے لیکن اس کا حج حج مبرور نہ ہو بلکہ اس کے لئے وبال بن جائے، اس لئے وہ شروع ہی سے ہر حاجی کو گناہوں میں مبتلا کرنا چاہتا ہے، گناہوں کی فہرست طویل ہے، (حج میں ہونے والے منکرات اور گناہوں کی تفصیل انشاءاللہ علیحدہ مستقل رسالہ میں لکھی جائے گی)

جسم کے جملہ اعضاء یعنی سر سے پیر تک ہر ہر عضو سے متعلق گناہ ہیں، دل دماغ کے گناہ، آنکھ کے گناہ، زبان کے گناہ، کان کے گناہ، ہاتھ پیر کے گناہ، یہ موقع گناہوں کی تفصیل کا نہیں ہے لیکن اتنی موٹی بات ہر حاجی کو ذہن میں رکھنا چاہئے کہ تمام قسم کے منکرات ومعاصی سے بچنے کی پوری کوشش کرے، خصوصاً ایسے گناہ جو آج کل فیشن کے طور پر کئے جانے لگے ہیں، یا معاشرہ میں اس قدر رائج ہو گئے ہیں کہ ان کے گناہ ہونے کا خیال تک ذہن میں نہیں آتا، مثلاً سفرِ حج کو ایک جشن اور تقریب کا درجہ دے کر لمبی چوڑی دعوت کرنا، اس میں فخر ونمود، دکھلاوا کرنا، بے پردہ عورتوں کا آنا، ہنسی مذاق ہونا، تصویریں کھچوانا، فلم بنوانا، نمازوں کا قضا کرنا یا چھوڑنا، حاجی صاحب کو بھیجنے کے لئے بے پردہ عورتوں اور جوان لڑکیوں کا جانا، ایرپورٹ پہنچ کر یا ہوائی جہاز میں سوار ہو کر وہاں کی عورتوں لڑکیوں کو دیکھنا، گانے وغیرہ بھی سن لینا، غیبت چغلی سے نہ بچنا، معمولی بات پر لڑنے جھگڑنے پر آمادہ ہو جانا، فسق فجور اور بے حیائی کی باتوں سے نہ بچنا وغیر ذالک، یہ سب اس قسم کے امور ہیں کہ ان کے ارتکاب کی وجہ سے آدمی کا حج حج مقبول نہیں ہوسکتا، حق تعالیٰ نے بھی اپنے کلام میں کامل حج کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے فَلاَرَفَثَ وَلاَ فُسُوْقَ وَلاَ جِدَالَ فِی الْحَجِّ۔ (سورہ بقرہ)

یعنی کامل حج وہ ہے جس میں بے حیائی بے شرمی کی (عشقیہ) باتیں، فسق فجور (معاصی اور گناہ) اور لڑائی جھگڑا نہ ہو۔

(۳) حج مقبول کی علامات میں علماء نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ حج سے فراغت کے بعد رخصتی کے وقت مکہ مکرمہ یا مدینہ طیبہ، یعنی حرم پاک یا روضہ اقدس سے رخصت ہوتے وقت اس کو رونا آئے، یعنی غمِ فراق میں خوب روئے، اور آنسو بہانے کی کوشش کرے، اس موقع پر رونا، آنسو بہانا یہ حج مبرور کی علامات میں سے ہے۔

(غنیۃ الناسک ص ۲۱۰ طبع ہند)

حج مبرور کی سب سے اہم علامت

(۴) حضرت امام نوویؒ اور دوسرے فقہاء و محدثین نے حج مقبول کی ایک علامت خاص طور پر یہ ذکر فرمائی ہے کہ حاجی جب حج سے فارغ ہو کر وطن واپس آئے تو اس کا دینی حال اور مزاج حج کے پہلے کی حالت سے بہتر ہو، اور اس میں ترقی ہوتی جائے، تمام قسم کے گناہوں اور معاصی کو اب بالکل چھوڑ دے۔

(کتاب الایضاح ص ۴۳، غنیۃ الناسک ص ۲۱۰)

مثلاً پہلے نماز چھوٹ جاتی تھی اب نہ چھوٹے نہ قضاء ہو، روزے بھی نہ چھوٹیں، سالانہ حساب لگا کر پوری زکوٰۃ کی ادائیگی ہو، چہرہ پر ڈاڑھی نہ تھی تو اب ڈاڑھی آجائے، رشتہ داروں سے سلام وکلام بند تھا، قطع رحمی تھی، اب سب سے تواضع سے ملنے کی توفیق ہو جائے، پہلے کاروبار میں دھوکہ جھوٹ، خیانت، وعدہ خلافی کر لیتے تھے، حج کے بعد ان سب حرکتوں سے باز آجائے، پہلے بیوی پر ظلم زیادتی کر جاتے تھے اب ایسی حرکت نہ ہونے دے، پہلے غریبوں کو ستاتے ظلم کرتے،

علماء ومشائخ اوراہل مدارس کی شان میں بھی گستاخی کرجاتے تھےاب ان سےادب وتواضع سے ملنے لگے،ان کی خدمت اوردینی کاموں میں تعاون کرنے کوسعادت سمجھنے لگے، بے حیائی، بے پردگی،فضول خرچی،ناچ گانے اورگندے پروگراموں کے دیکھنے سننے سے پرہیزکرنے لگے،خلاصہ یہ کہ حج کے بعدکاحال اس کااچھااور بہتر ہوجائے،حج مقبول کی علامات میں سے یہ سب سےاہم علامت ہے۔

اس سلسلہ کا ایک اہم مضمون حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کاہےاس کوبغورپڑھئے انشاءاللہ مفیدثابت ہوگا۔

حکیم الامت حضرت تھانویؒ کااہم مضمون

(حق تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے جواوصاف کلام پاک میں بیان فرمائے ہیں)ان صفات کو(پڑھئے)اورسنئے کہ وہ کیا ہیں۔سب سے پہلی جوصفت(سورہ مائدۃ)میں بیان کی گئی ہےوہ یہ ہے يُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ یعنی خداکوان سےمحبت ہوگی اوران کوخداسے۔

دیکھئےحضرت (حاجی صاحب!)سب سے پہلےحق تعالیٰ نے یہی صفت بیان فرمائی ہے کہ وہ لوگ اہل محبت ہوں گے۔اس تقدیم ذکر سے صفت محبت کا سب سے زیادہ مہتم بالشان ہونا ثابت ہوتا ہے،اسی سے استدلال کرکے میں نے عرض کیا تھا کہ بس دین میں محبت ہی اصل جڑ ہے ،یہی راس اوربنیاد ہے۔

جب یہ بات ہےتواے(حاجی صاحبو!) آپ نے اپنے اندرمحبت پیدا کرنے کی کیاکوشش کی کچھ بھی نہیں صاحبو!حضورﷺ کی اتباع کے بغیر

کچھ نہیں ہوسکتا خود حق تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ آپ کہہ دیجئے، (اے محمد) اگر تم کو خدا سے محبت ہے تو میرا اتباع کرو خدا کو تم سے محبت ہو جائے گی۔

کامل اور کامیاب انسان

کامل انسان وہی ہے جو جناب رسول مقبول ﷺ کے نقش قدم پر ہو جس کا ظاہر پیغمبر کے ظاہر کے مثل ہو، اور باطن پیغمبر کے باطن کے مثل ہو یعنی ہر امر میں اور ہر حال میں پیغمبر ہی اس کے قبلہ و کعبہ ہوں، اس کے ظاہر کا قبلہ حضور کا ظاہر ہو اور اس کے باطن کا قبلہ حضور کا باطن ہو، اس کو خوب سمجھ لیجئے! دیکھئے تو سہی نماز کی صحت کے لئے قبلہ رخ ہونا ضروری ہے، ہاں قبلہ سے تھوڑا فرق ہو تو خیر مضائقہ نہیں نماز صحیح ہو جائے گی۔ چاہے رکعتیں بھی زیادہ نہ پڑھے، اور چاہے قرأت میں بھی کچھ کمی ہو مگر ہو قبلہ رخ تب ہی نماز صحیح ہوگی اور اگر مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تو چاہے رکعتوں کی تعداد بھی زیادہ ہو اور قرأت بھی لمبی ہو لیکن نماز صحیح نہ ہوگی۔ دیکھو یہ مسجد بنی ہوئی ہے، اس کی سمت کی طرف نماز صحیح ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسجد خانہ کعبہ کی طرف گویا منہ کے ہوئے ہے لہٰذا جو کوئی اس کی سمت کی طرف اپنا منہ کر کے نماز پڑھے گا چاہے دو رکعت ہی کیوں نہ ہوں اس کی نماز صحیح ہو جاوے گی۔ برخلاف اس کے کہ اس مسجد کی سمت کے مقابل مشرق کی جانب اگر آپ اس مسجد کی ایک شکل بنا کر (کیونکہ وہ مسجد کیا ہوگی مسجد کی محض شکل ہی ہوگی) اس میں نماز پڑھیں جس میں اتنی لمبی لمبی سورتیں ہوں کہ ایک رکعت میں تو سورہ بقر ہو دوسری میں سورہ

آل عمران پھر تیسری میں سورہ نساء اور چوتھی میں سورہ مائدہ غرض چار رکعتوں میں یہ بڑی بڑی چار سورتیں ختم کی گئیں، اب آپ ہی کہئے یہ نماز کیسی ہوئی ؟ بالکل ہیچ در ہیچ اس پر ثواب تو کیا ملتا بلکہ اور عذاب ہوگا، تو اس نماز میں کیا چیز کم ہے فقط کمی یہ ہے کہ رخ قبلہ سے ملا ہوا نہیں ہے، اس کے سوا اور کوئی کمی نہیں شکل بھی نماز کی، مسجد کی بھی ساری ہیئت وہی لیکن تحریف قبلہ کے سبب وہ نماز ہرگز مقبول نہیں بلکہ مردود ہے، نماز بھی اور نمازی بھی، تو ہمارے اعمال کا قبلہ وکعبہ جناب رسول کریم ﷺ کے اعمال ہیں، جس عمل کا رخ اس قبلہ کی طرف ہوگا وہی مقبول ہوگا، پس ہمارے ظاہر کا قبلہ پیغمبر کا ظاہر ہے اور باطن کا قبلہ پیغمبر کا باطن یعنی ہماری ظاہری حالت وہ ہونی چاہئے جو حضور کی ظاہری حالت تھی، یعنی آپ کپڑا پہنتے تھے، ہمیں بھی ننگا نہیں رہنا چاہئے، آپ ڈاڑھی رکھتے تھے ہماری ڈاڑھی بھی منڈی یا کٹی نہ ہونی چاہئے، آپ کے ٹخنے کھلے ہوئے رہتے تھے ہمارے بھی کھلے رہنے چاہئیں اور یہ بھی نہیں کہ حضور کے ٹخنے کھلے رہتے تھے بلکہ یہ بھی ثابت ہے کہ حضور نے ٹخنے ڈھانکنے سے منع بھی فرمایا ہے، اسی طرح حضور کے ناخن ترشے ہوئے اور لبیں بنی ہوئی رہتی تھیں یہی حالت ہمارے ناخن اور لبوں کی ہونی چاہئے ۔غرض ہمارا ظاہر بالکل مشابہ ہونا چاہئے حضور کے ظاہر کے کہ بس صورت دیکھتے ہی معلوم ہوجائے کہ یہ غلام ہے آقائے نامدار سرکار دوعالم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا۔

دنیا والوں کی ملامت اور بدنامی کی پرواہ مت کیجئے

لیکن یہ ضرور ہے کہ ایسے شخص کو عقلاءِ زمانہ لیکن جہلاءِ آخرت پاگل

کہیں گے مگر یہ لقب مقبول ہے اور یہ حالت مطلوب ہے، قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ سید العقلاء جناب رسول مقبول ﷺ کو بھی یہی کہا گیا، حضور کو بھی کفار نعوذ باللہ مجنون کہتے تھے، قرآن مجید میں یہ اقوال جابجا موجود ہیں، اَمْ یَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّة ،وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنَ ، اور خدا تعالیٰ نے اس کی نفی فرمائی :مَااَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ. (کہ آپ اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ہیں)

دیکھئے! حضرات صحابہ کرام جو اعلیٰ درجہ کا ایمان رکھتے تھے منافقین نے نعوذ باللہ ان کو سفہاء (بے وقوف احمق) کا لقب دے رکھا تھا کیونکہ وہ حضرات اپنے سب اعزہ واقرباء کو چھوڑ کر اور مال ومتاع کو خیر باد کہہ کر ایمان لے آئے تھے۔ (اور حضور اکرم ﷺ کے نقش قدم پر زندگی گذارنے لگے تھے) اولیاء اللہ کو بھی یہی کہا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہے "وَیَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِیْنَ آمَنُوا" کفار اہل ایمان کو ذلیل سمجھ کر ان پر ہنستے ہیں اور ان کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں لیکن ایمان والوں کو اس سے دلگیر (اور رنجیدہ) نہ ہونا چاہئے، ہنسنے والے ایمان والوں پر ہنس لیں اور اپنے آپ کو ان سے بڑھا ہوا سمجھ لیں لیکن قیامت کے روز اہل تقویٰ (حضور اکرم ﷺ کے نقش قدم پر چلنے والے) ان سے بڑھے ہوئے رہیں گے اور یہ گھٹے ہوئے ہوں گے۔ مطلب میرا یہ ہے کہ شریعت کا اتباع کرنے والے (خلاف شرع) دنیوی مصالح کو پیش نظر کیوں رکھتے ہیں کہ ادھر مخلوق کو بھی راضی رکھو ادھر خدا کو بھی، اگر خدا کو معبود اور مقصود سمجھتے ہو تو مخلوق کو راضی یا ناراضی کرنے سے قطع نظر کرلو، قصداً تو کسی سے لڑو بھڑو نہیں۔ لیکن اس کی بھی کوشش نہ کرو کہ مخلوق ہم سے راضی ہی رہے، بس

اس شان کا ہونا چاہئے مسلمان کو لیکن یہ ضروری بات ہے کہ یہ شان جبھی پیدا ہوسکتی ہے جب حضور کا پورا پورا اتباع کیا جائے گو یہ بھی ضرور ہے کہ اس حالت میں لوگ ملامت کریں گے مگر تم کو اس ملامت پر بھی خوش ہونا چاہئے کیونکہ اس میں ایک راز ہے وہ یہ کہ جس میں ملامت ہوجاتی ہے اس میں آدمی پکا ہوجاتا ہے، مثلاً کسی نے ڈاڑھی رکھ لی تو ڈاڑھی منڈوانے والے اس پر ہنسیں گے کہ آئے مولانا صاحب، آئے حضرت قبلہ یہ ضرور ہوگا، اور یہ ناگوار بھی ہوگا، لیکن اس کا اثر یہ ہوگا کہ اگر کبھی جی بھی چاہے گا منڈانے کو تب بھی اس غصہ میں آکر نہ منڈائے گا، اوران کی ضد میں ڈاڑھی رکھنے کا اور بھی پختہ عزم کرلے گا۔ تو یہ نفع ہے ملامت میں غرض حضور کے اتباع میں ملامت کی ہرگز پرواہ نہ کرنی چاہئے، اگر لوگ تم پر ہنسیں یا طعن کریں تو دلگیر ہونے کی کیا وجہ ہے، سبحان اللہ! میاں یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے یہ تو وہ رتبہ ہے جو حضرات صحابہ کو حق تعالیٰ نے عطا فرمایا تھا اس وقت بھی اہل ایمان پر یوں ہی لوگ ہنسا کرتے تھے، تو جب حضور کا اتباع کرو گے لوگ ہنسیں گے ضرور، لیکن اس کی کچھ پروا نہ کرو، اب فرض کرو تم نے کوئی شادی کی بلا رسم ، تو لوگ طعنے دینا شروع کریں گے، اور سینکڑوں لتاڑ پڑنی شروع ہوں گی کہ یہ بڑے متقی نکلے ہیں کہ باوا دادا سے بھی بڑھ گئے ، باوا دادا سے جو رسمیں چلی آرہی تھیں سب ناجائز ہی قرار دیدیں ایسے کنجوس ہیں کہ برادری کا کھانا بھی اڑادیا، یہ سب طعن و تشنیع سنکر بھی تم خوش رہو اور کچھ پروامت کرو، عشق میں بھلا رسوائیوں سے بھی کوئی سلامت رہا ہے لہٰذا تم کو خوش ہونا چاہئے۔

(ماخوذ از وعظ طریق القلندر، ملحقہ حقیقت تصوف وتقویٰ)

حج سے متعلق مرتب کی دوسری کتابیں (غیر مطبوعہ)

(۱) سفر حج سے پہلے

مشورہ، استخارہ، توبہ و اخلاص کی ضرورت اور اس کا طریقہ

(۲) منکراتِ حج یعنی حج میں ہونے والے منکرات اور گناہوں کی تفصیل

جن سے پرہیز کئے بغیر حج مقبول نہیں ہوتا

(۳) حج کرنے کا مفصل اور آسان طریقہ

(۴) حج کے سلسلہ کی تمام دعائیں

(۵) حج بدل کا طریقہ اور اس کے شرعی احکام

(۶) حج کے چند اہم مسائل

بدلتے ہوئے حالات میں حج کے چند اہم اور مشکل مسائل

(۷) حج کی حکمتیں و مصلحتیں اور اس کے فوائد

(۸) سفر نامہ حج

(۹) امداد الحجاج (مکمل تین حصہ) (مطبوعہ)

افادات حکیم الامت حضرت تھانویؒ

(۱۰) امداد العشاق (مطبوعہ)

روضۂ اقدس کی زیارت اور مدینہ پاک کی حاضری کی اہمیت دلائل کی روشنی میں

(۱۱) احکام قربانی وعقیقہ عقل و نقل کی روشنی میں (مطبوعہ)

ادارہ افادات اشرفیہ دوبگّا ہردوئی روڈ لکھنؤ